REGD-No.L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

بجز جمعہ روزنامہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

الفضل ربوہ

۵ ذی الحجہ ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۱۰ ہجرت ۱۳۴۱ ہش ۔ ۱۰ مئی ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۰۷

33

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۹ مئی بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت قدرے بہتر رہی۔ اس وقت طبیعت ٹھیک ہے۔ کل حضور حسب معمول سیر کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ساری سعادتیں علم صحیح کی تحصیل کے ساتھ وابستہ ہیں

علم نور ہے اور جہالت حجاب اکبر ہے

"یاد رکھو لغزش ہمیشہ نادان کو آتی ہے۔ شیطان کو جو لغزش آئی وہ علم کی وجہ سے نہیں بلکہ نادانی سے آئی۔ اگر وہ علم میں کمال رکھتا تو لغزش نہ آتی۔ قرآن شریف میں علم کی مذمت نہیں بلکہ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء ہے اور نیم ملاں خطرہ ایمان مشہور مثل ہے۔ پس میرے مخالفوں کو علم نے ہلاک نہیں کیا بلکہ جہالت نے۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا قل رب زدنی علما۔ پس اگر علم کوئی معمولی اور چھوٹی سی چیز ہوتی تو یہ دعا آپ کو تعلیم نہ کی جاتی۔ اور پھر فرمایا من یؤتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا۔ غرض ساری سعادتیں علم صحیح کی تحصیل میں ہیں۔ یہ جس قدر لوگ نصرانی ہوئے ہیں وہ جہالت کے سبب ہوئے۔ اگر علم کامل ہوتا تو انسان کو خدا نہ بناتے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جہنمی کہیں گے لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر۔ یہ جو کہتے ہیں العلم الحجاب الاکبر یہ غلط ہے۔ الجہل الحجاب الاکبر۔ علم نور ہے وہ حجاب نہیں ہو سکتا بلکہ جہالت حجاب اکبر ہے۔ خدا کا نام علیم ہے اور پھر قرآن میں آیا ہے۔ الرحمٰن۔ علم القرآن۔ اسی لئے ملائکہ نے کہا لا علم لنا الا ما علمتنا۔ مختصر یہ کہ یاد رکھو کہ ساری زہریں نادانی میں ہیں۔ جہالت سچ مچ ایک موت ہے۔ تمام اطباء اور ڈاکٹر اور دوسرے لوگ جو غلطی کھاتے ہیں وہ قصور علم کی وجہ سے کھاتے ہیں۔ انبیاء علم لے کر آتے ہیں۔ جب دنیا میں ظلمت چھا جاتی ہے اور مخلوق شیطان ہو جاتی ہے اور خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو تجدید کے لئے بھیجتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم ص ۲۹۷، ۲۹۸)

جامعہ احمدیہ میں ایک لیکچر

ربوہ ۹ مئی۔ انشاء اللہ العزیز مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۶۲ء بروز جمعرات ٹھیک ۱۱ بجکر ۵۰ منٹ پر جامعہ احمدیہ کے ہال میں مکرم محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

"دوران تبلیغ میں میرے تجربات"

کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر مستفید ہوں

(الامین للجمعیۃ العلمیۃ)

ربوہ کا موسم

ربوہ ۹ مئی۔ آج صبح یہاں تیز بارش ہوئی جو قریباً نصف گھنٹہ جاری رہی۔ اس سے موسم میں نسبتاً خنکی پیدا ہو گئی ہے

۲۷ مئی۔ یوم خلافت

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق ۲۷ مئی کو یوم خلافت کی تقریب منائی جائے گی۔ یہ وہ دن ہے کہ جب جماعت احمدیہ کا قیام خلافت پر اجماع ہوا تھا۔ چنانچہ سب سے پہلے حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تھے

یوم خلافت پر تمام جماعتوں میں جلسے کئے جاویں۔ اور ان میں خلافت کی اہمیت اور خلافت کی برکات وغیرہ مضامین بیان کئے جاویں۔ اور احباب جماعت کے ذہن نشین کرایا جائے کہ خلافت نبوت کا ایک ضروری تتمہ ہے۔ امرا اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ نوٹ فرمالیں اور دن کی اہمیت کے پیش نظر انتظام کریں اور رپورٹیں بھجوائیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جامعہ احمدیہ میں داخلہ شروع ہے جو طلباء داخل ہونا چاہتے ہوں وہ صبح ۸ بجے جامعہ احمدیہ میں برائے انٹرویو آجائیں۔ فارم داخلہ دفتر سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ داخلہ ۱۵ مئی تک جاری رہے گا۔ داخلہ کا معیار کم از کم دسویں پاس ہے۔ ایف۔ اے یا بی۔ اے پاس طلباء بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

نوٹ۔ جو طلباء نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے وہ بھی داخل ہو سکیں گے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۶۲ء

دینِ اسلام کی حقیقت اور اس حقیقت تک پہنچنے کے وسائل

ایک صاحب "حکیم محمد لطیف فتحپوری" ایک دینی ہفت روزہ میں ایک مضمون بعنوان "صوفیاء کے مشاہدہ ومکاشفہ کی حقیقت" شائع کر رہے ہیں قسط ۲ ہمارے سامنے ہے۔ اس میں آپ فرماتے ہیں:۔

"صوفیاء کے مشاہدات کی حقیقت تو صرف یہی ہے کہ شعوری تعطل سے عالم بے خودی میں وہ اپنے اوہام کا مشاہدہ کرتے ہیں مگر اس حقیقت سے ناآگاہی کے باعث انھیں حقیقی سمجھنے کے وہم میں مبتلا ہو جاتے ہیں مسلمان صوفیا کے علاوہ دیگر مذاہب کے صوفی تو انھیں حقیقی ہی تصور کرتے ہیں مثلاً عیسائی سینٹ اسے "روح القدس" سے فیض یابی قرار دیتے ہوتے ہیں تو مرزا صاحب نے ان مشاہدات کا نام "مکالمہ ومخاطبہ الہٰیہ" رکھا ہے۔ موصوف شعوری تعطل کو فنا کے نام سے موسوم کرتے ہیں:۔

"اپنی نفسانی جنبشوں اور سکونوں سے یکلی باز آگیا تو بلاشبہ ایک قسم کی موت اس پر طاری ہو گئی اسی موت کو اہل تصوف فنا کے نام سے موسوم کرتے ہیں" (آئینہ کمالات اسلام صہ ۵۳)

اور اس حالت کے قیام کو بقا قرار دیا ہے:۔

"اس حالت کے راسخ ہو جانے کے ساتھ ہی بقا کا درجہ شروع ہو جاتا ہے" (آئینہ کمالات اسلام ص۵۸)

اس عالم بے خودی میں جب شعور اور لاشعور کی درمیانی راہیں کھل جاتی ہیں اور مشاہدات شروع ہو جاتے ہیں اس حالت کو ان الفاظ میں ادا کیا ہے:۔

"پھر جب بقا کی حالت بخوبی استحکام پکڑ جائے اور سالک کے رگ وریشہ میں داخل ہو جائے اور اس کا جزو وجود بن جائے اور ایک نور آسمان سے اترتا ہوا دکھائی دے ... جس کے نازل ہونے سے تمام پردے دور ہو جائیں اور نہایت لطیف اور شیریں اور حلاوت سے ملی ہوئی ایک محبت دل میں پیدا ہو اور اللہ تعالیٰ کے روشن اور لذیذ اور مبارک اور سرور بخش اور فصیح اور معطر اور مبشرانہ کلمات اٹھتے بیٹھتے اور سوتے جاگتے اس طرح نازل ہونے شروع ہو جائیں اور لمحہ بہ لمحہ احساس کرتا ہو گویا اللہ تعالیٰ اس کے قلب پر اترتا ہے جب یہ حالت اپنی تمام علامتوں کے ساتھ محسوس ہو تب خوشی کرو اور محبوب حقیقی کا شکر بجا لاؤ کہ یہی وہ انتہائی مقام ہے جس کا نام لقا رکھا گیا ہے" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۸-۵۹)

حالانکہ سلوک کی یہ بالکل ابتدائی منزل ہے جسے موصوف انتہائی مقام قرار دے رہے ہیں اور خیالی مشاہدات سے متاثر ہو کر اس کا نام "لقا" یعنی دیدار رکھ رہے ہیں۔ (ایشیا صفحہ ۹، ۲ مئی ۶۲ء)

اس سے پہلے آپ لکھتے ہیں:۔

"کوئی اپنے مرشد کا تصور باندھتا ہے تو کوئی اللہ تعالیٰ کے اسم ذاتی اللّٰہ کو مرکز توجہ بناتا ہے جس سے اس کا مقصد اوصاف حمیدہ کو اپنے میں پیدا کرنا ہوتا ہے جو وہ اپنے مرشد میں محسوس کرتا ہے یا وہ الٰہی رنگ میں رنگا جانا چاہتا ہے اس تصور یا ورد و وظائف سے شعور میں تعطل پیدا ہو کر لاشعوری مواد کا اظہار شروع ہو جاتا ہے ——— جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

اس سلسلہ میں اکثر یہ ہوتا ہے کہ سالک کو خواب یا بیداری میں طرح طرح کے واقعات اور احوال پیش آتے ہیں نیز ذکر و اذکار میں دور دور کے خیالات اس کے دماغ میں آن موجود ہوتے ہیں مزید برآں وہ اپنے سامنے انوار کو روشن و درخشاں دیکھنے لگتا ہے الغرض جب سالک کو اس قسم کے معاملات پیش آتے ہیں تو وہ انھیں بڑی عظمت و شان کی چیزیں سمجھتا ہے اور اسے خیال ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ بڑی متاع آگئی چنانچہ اس وجہ کے سلوک کا جو اصل مقصود ہے اس کے لئے وہ جد و جہد چھوڑ دیتے ہیں"

(اردو ترجمہ ہمعات از محمد سرور صہ ۸۳) (ایشیا صفحہ ۹)

اگر صاحب مضمون نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کیا ہوتا تو معلوم ہوتا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جیسی کہ صوفیاء کے ہاں ملتی ہے اور جس کا ذکر انھوں نے حوالہ نمبر ۲ میں اوپر کیا ہے۔ مضمون نگار نے اس قسط میں بھی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے حوالے پیش کئے ہیں ایک حوالہ ملاحظہ ہو۔

"دیکھنے میں آتا ہے کہ طالب علم اپنی کم ہمتی اور پست فطری اور شیخ کامل کے نہ پانے کے باعث دراز راستہ اور بلند مطلب کو چھوٹے راستہ اور ادنےٰ مطلب پر لے آتے ہیں اور جو کچھ ان کو راستہ میں حقیر و فقیر یعنی ہیچ پوچ حاصل ہوا ہے اسی پر کفایت کر کے اسی کو اصل مقصد خیال کئے بیٹھے ہیں اور اس کے حاصل ہونے سے اپنے آپ کو کامل اور منتہی سمجھے بیٹھے ہیں اور وہ احوال جو راہ کے منتہیوں اور درگاہ کے واصلوں نے اپنے کام کے انجام اور اپنے روزگار کے نہایت کی نسبت بیان فرمائے ہیں یہ پست فطرت لوگ اپنی قوت متخیلہ کے غلبہ کے باعث ان احوال کاملہ کو اپنے احوال ناقصہ کے مطابق خیال کرتے ہیں ان کا بعینہ یہی قصہ ہے کہ

بخواب اندر گر موشے شترشد"

(ایشیا صفحہ ۱۰، ۷ مئی ۶۲)

اگر مضمون نگار کی نیت احقاق حق کی ہوتی تو وہ "آئینہ کمالات اسلام" کے حوالہ کا سیاق و سباق بھی دیکھتا اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف حقیقت الوحی کا مقدمہ بھی مطالعہ کرتا تو اس کو معلوم ہو جاتا کہ جو بات اس نے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے مکتوبات میں ذرا اجمال کے ساتھ موجود پائی ہے وہی بات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت وضاحت کے ساتھ بیان فرمائی ہے اور ان کو مکتوبات کی ورق گردانی کی تکلیف نہ اٹھانی پڑتی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک حوالہ بلاحظہ فرمایئے آپ فرماتے ہیں

"اس تمام تقریر سے ہمارا مدعا یہ ہے کہ کسی شخص کا محض سچی خوابوں کا دیکھنا یا بعض سچے الہامات مشاہدہ کرنا یہ امر اس کے کسی کمال پر دلیل نہیں کرتا جب تک کہ اس کے ساتھ دوسرے علامات نہ ہوں جو ہم انشاء اللہ القدیر تیسرے باب میں بیان کریں گے بلکہ یہ صرف دماغی بناوٹ کا ایک نتیجہ ہے اسی وجہ سے اس میں نیک یا راستباز ہونے کی شرط نہیں اور نہ مومن اور مسلمان ہونا اس کے لئے ضروری ہے اور جس طرح محض دماغی بناوٹ کی وجہ سے بعض کو سچی خوابیں آجاتی ہیں یا الہام کے رنگ میں کچھ معلوم ہو جاتا ہے اسی طرح دماغی بناوٹ کی وجہ سے بعض کی طبیعت معارف اور حقائق سے مناسبت رکھتی ہے اور لطیف لطیف باتیں ان کو سوجھتی ہیں لیکن دراصل وہ لوگ اس حدیث صحیح کا مصداق ہوتے ہیں کہ آمن شعرہ وکفر قلبہ یعنی اس کا شعر ایمان لایا مگر اس کا دل کافر ہے اسی لئے صادق کو شناخت کرنا ہر ایک سادہ لوح کا کام نہیں سے اے بسا ابلیس آدم روئے ہست۔ پس بہر دستے نباید داد دست اور پھر ساتھ اس کے یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اس درجہ کے لوگوں کی جو خوابیں یا الہامات ہوتے ہیں وہ بہت سی تاریکی کے اندر ہوتے ہیں اور ایک شاذ و نادر کے طور پر سچائی کی چمک ان میں ہوتی ہے اور خدا کی محبت اور قبولیت کا کوئی ان کے ساتھ نشان نہیں ہوتا اور اگر غیب کی بات ہو تو صرف ایسی ہوتی ہے جس میں کروڑہا انسان شریک ہوتے ہیں اور ہر ایک شخص اگر چاہے تو بطور خود تحقیقات کر سکتا ہے کہ ایسی خوابوں اور الہامات میں ہر ایک فاسق و فاجر اور کافر اور ملحد یہاں تک کہ زانیہ عورتیں بھی شریک ہوتی ہیں پس وہ شخص عقلمند نہیں ہے کہ جو اس قسم کی خوابوں اور الہاموں پر خوش اور فریفتہ ہو جائے اور سخت دھوکہ میں پڑا ہوا وہ شخص ہے کہ جو فقط اس درجہ کی خوابوں اور الہاموں کا نمونہ اپنے اندر پا کر اپنے تئیں کچھ چیز سمجھ بیٹھے بلکہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس درجہ کا انسان فقط اس انسان کی طرح ہے جو ایک اندھیری رات میں دور سے ایک آگ کا دھواں دیکھتا ہے مگر اس آگ کی روشنی کو نہیں دیکھ سکتا اور نہ اس کی گرمی سے اپنی سردی اور افسردگی دور کر سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی خاص برکتوں اور نعمتوں سے ایسے لوگوں کو کوئی حصہ نہیں ملتا اور نہ کوئی قبولیت ان میں پیدا ہوتی ہے اور نہ کوئی ایک ذرہ خدا سے تعلق ہوتا ہے اور نہ شعلہ نور سے بشریت کی آلائشیں جلتی ہیں اور چونکہ خدا تعالیٰ سے ان کو سچی دوستی پیدا نہیں ہوتی اس لئے بباعث نہ ہونے قربت رحمانی کے شیطان ان کے ساتھ رہتا ہے اور حدیث النفس ان پر غالب رہتی ہے اور جس طرح ہجوم بادل کی حالت میں اکثر آفتاب چھپا رہتا ہے اور کبھی کبھی کوئی کنارہ اس کا نظر آجاتا ہے اسی طرح ان کی حالت اکثر تاریکی میں رہتی ہے اور ان کی خوابوں اور الہاموں میں شیطانی دخل بہت ہوتا ہے۔"

(حقیقت الوحی صفحہ ۱۰-۱۱)

اگر حکیم صاحب نے حقیقت الوحی بلکہ صرف آئینہ کمالات اسلام کے متعلقہ حصہ پر غور کیا ہوتا تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ آپ شعوری تعطل اور لاشعور کا تذکرہ نہیں فرما رہے اور آپ کا فنا اور بقا سے وہ مطلب نہیں جو صوفیا کے ہاں سمجھا جاتا ہے آپ کا فنا سے یہ مطلب نہیں ہے کہ شعور رمٹ جاتا ہے بلکہ آپ کا مطلب یہ ہے کہ شعور اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگ جاتا ہے یہ اپنی انا اور خودی کی بھول نہیں ہے بلکہ اپنی انا اور خودی کو اللہ تعالیٰ کی رضا کا پابند بنا دینے کا نام ہے یہاں نہ تصور شیخ ہے اور نہ لمبے لمبے سکر پیدا کرنے والے وظائف ہیں اور نہ پیری مریدی ہے

آپ تو آیہ کریمہ

بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔

کی تشریح فرما رہے ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اس تقریر سے معلوم ہوا کہ اسلام کی حقیقت نہایت ہی اعلیٰ ہے اور کوئی انسان کبھی اس شریف لقب اہل اسلام سے حقیقی طور پر ملقب نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنا سارا وجود معہ اس کی تمام قوتوں اور خواہشوں اور ارادوں کے حوالہ بخدا نہ کر دیوے اور اپنی انانیت سے معہ اس کے جمیع لوازم کے ہاتھ اٹھا کر اس کی راہ میں نہ لگ جاوے [illegible]

34

صدق جدید کی خدمت میں ایک گزارش

از محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائل پور

اخبار "صدق جدید" ہماری نظر میں بہت عزت و احترام کا مستحق ہے۔ اور اس کی دو وجوہات ہیں۔ ایک یہ کہ اخبار مذکور مسلمانوں کی بہت بڑی خدمت اور ان کے حقوق کی حفاظت کا علمبردار ہے۔ خصوصاً ۱۹۴۷ء کے بعد اخبار موصوف مشکل اوقات پر سینہ سپر ہو کر ہندوستان کے مسلمانوں کے حقوق کی پوری نمائندگی کرتا آیا ہے شکر اللہ سعیہ

دوسرے اس وجہ سے ہمارے دل میں "صدق جدید" کی محبت ہے کہ باوجود اختلاف عقائد کے اخبار موصوف نے رواداری اور اعتدال کے اصول کو ترک نہیں کیا۔ اور یہ بات فی زمانہ بڑی نایاب اور بڑی قابل قدر ہے۔ سید جعفر حسین صاحب حیدرآبادی احمدیت میں داخل ہوئے۔ تو اخبار موصوف میں مضمون کا عنوان تھا "ایک صدق خوال کا قبول احمدیت" اس موقعہ پر کوئی اور ہوتا تو قبول مرزائیت یا قادیانیت کا لفظ لکھ کر لا تنابزوا بالالقاب کے حکم کی خلاف ورزی کرتا۔ مگر اخبار مذکور نے نہ صرف عنوان مذکور کے ماتحت مضمون لکھا۔ بلکہ نہی عن المنکر کا فرض بھی یہ کہہ کر ادا کیا کہ

"ایک عرض گستاخانہ اپنے ہاں کے علماء و فضلاء سے بھی ہے۔ بجائے خشونت و بیدردی کے ساتھ فتوے تکفیر کے دینے کے اصل ضرورت یہ دیکھنے کی ہے۔۔۔ الخ

مذکور بالا امور کے لحاظ سے ہم اخبار مذکور کے ممنون ہیں۔ اور اس ضمن میں ہم دو باتیں گزارش کرنا چاہتے ہیں۔

(۱) ہم تفسیر کبیر کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ (ا) اخبار مذکور کا قول ہے کہ "(تفسیر کبیر) یقیناً اچھی اور سچی اور گہری باتیں بہت سی ہوں گی۔ لیکن اس سے ثابت کیا ہوتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہی نا کہ خلیفہ صاحب ایک اچھے اور کامیاب سلیقہ مند و خوش فکر مصنف ہیں۔ نہ یہ کہ ان کی دعوت برحق اور ان کا مسلک اخذ و قبول کے قابل ہے۔"

ہماری گزارش یہ ہے کہ قرآن شریف کے علوم اور معارف صرف اس شخص پر کھل سکتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا مقرب ہو۔ اور جس قدر یہ قرب زیادہ ہوگا۔ اسی قدر قرآنی علوم زیادہ حاصل ہوں گے۔ اور قرآن شریف نے بھی اصول بیان کیا ہے جیسا کہ فرمایا۔

لا یمسہ الا المطھرون

کہ قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہونا اس شخص کا حصہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مطہر اور مزکی ہو۔ گزشتہ پونے چودہ سو سال کی اسلامی تاریخ پر نظر ڈالنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہر زمانے میں قرآنی علوم نے خلاف اسلام تحریکات کا مقابلہ کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر زمانے میں اپنے خاص بندوں کو اپنے فضل سے ضرورت زمانہ کے مطابق قرآنی علوم سے مسلح فرماتا رہا ہے یہی وہ امر ہے جو قرآن شریف کی اس آیت میں بیان ہوا ہے کہ

فلا تطع الکافرین وجاھدھم بہ جھاداً کبیراً۔

اس زمانہ میں ظاہری علوم و فنون اور سائنس کی ترقی نے خود مسلمانوں کے اندر بھی ایک احساس کمتری پیدا کر دیا ہے۔ اور تفسیر کبیر قرآنی علوم کی روشنی میں موجودہ خلاف اسلام تحریکات کا ذب اور دفاع کرتی ہے۔ ایک شخص بڑے سے بڑا خوش فکر مصنف ہو سکتا ہے۔ اور دنیا میں کثرت سے ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ مگر قرآنی علوم محض مقربان الٰہی پر منکشف ہوتے رہے ہیں۔

علاوہ ازیں تفسیر کبیر محض ایک علمی کتاب نہیں ہے۔ بلکہ عمل اور تربیت کے لئے ایک فوق العادت تاثیر رکھتی ہے۔ اور اسے پڑھ کر اسلام قرآن حکیم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عشق پیدا ہوتا ہے۔ اور عملی قوتیں بیدار ہو کر اسلام کی خدمت کے لئے تیار ہو جاتی ہیں۔ اور پڑھنے والے کی روح بول اٹھتی ہے کہ ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

اور یہ بھی ظاہر ہے کہ موجودہ زمانے کے امراض کا علاج قرآن شریف ہی کر سکتا ہے۔ اور آپ نے بھی اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ "عصر حاضرہ کی ذہنیت کا لحاظ قدم قدم پر رکھنا تو بہر حال ضروری ہے۔" اور تفسیر کبیر میں وہ قرآنی علوم پیش کئے گئے ہیں جو عصر حاضر کی خرابیوں کا علاج ہیں ؎

چوں سر مۂ رازی را از دیدہ فرو شستم
تقدیر امم دیدم پنہاں بہ کتاب اندر

(اقبال)

اور یہ تقدیر امم کا مضمون تفسیر کبیر کا خاص امتیاز ہے۔

(ب) علاوہ ازیں ایک اور امر قابل ذکر ہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نے ۱۸۸۶ء میں ایک خاص مجاہدہ کیا۔ اور چالیس دن تک بمقام ہوشیارپور اسلام کی فتح مندی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہامی بشارت دی کہ

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا میں نے تیری تضرعات کو سنا"۔۔۔۔۔ "تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو"۔۔۔ "سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا"۔۔۔۔ "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا"۔۔۔۔۔ "خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا۔ اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا"۔

یہ پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو دنیا میں شائع ہوئی۔ اس پیشگوئی کے تین سال بعد امام جماعت احمدیہ کی ولادت ہوئی۔ اور ۱۹۱۴ء میں آپ خلیفۃ المسیح الثانی ہوئے اور جیسا کہ پیشگوئی تھی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا۔ اور پیشگوئی کے مطابق اسلام کی دعوت دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی۔ تفسیر کبیر کا مصنف کسی یونیورسٹی کا تعلیم یافتہ نہیں نہ اس کے پاس کوئی ڈگری ہے اور باوجود اس کے تفسیر کبیر میں جو علوم ہیں۔ ان سے ظاہر ہے کہ تفسیر کبیر علمناہ من لدنا علماً۔ کی حامل ہے۔ پس تفسیر مذکور ایک کامیاب سلیقہ مند اور خوش فکر مصنف کی ہی تصنیف نہیں ہے۔ بلکہ اسلام کے حق میں ایک زبردست پیشگوئی کا ثبوت ہے ؎

از علوم ظاہر و باطن چناں معمور شد
پیشگوئی شد عیاں در شان تفسیر کبیر

(۲)

اپنانے والی باتیں

صدق جدید کا یہ مشورہ برمحل ہے کہ اگر کچھ اخلاقی خوبیاں اس جماعت میں نظر آجائیں جن کا وجود ایک عملی۔ فعال و منظم جماعت میں ذرا بھی تعجب انگیز نہیں۔ تو انہیں جلد سے جلد اپنا لینا چاہیئے۔ تاکہ وہ جماعت اس حیثیت سے تنہا نہ رہ جائے" اس بارے میں چند گزارشات ہیں جو ہم تحدیث بالنعمت کے طور پر نہ کہ کسی فخر کیساتھ بیان کرتے ہیں۔

(ا) جماعت احمدیہ کا ہر فرد اپنی آمدنی کا کم سے کم ۱/۱۶ حصہ خدمت اسلام کے لئے ادا کرتا ہے۔ ایک طبقہ جماعت کا ایسا بھی ہے جو اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا ہے۔ اس شرط کے ساتھ کہ اس کی وفات کے بعد اس کی کل جائداد کا ۱/۱۰ حصہ بھی خدمت اسلام کے لئے صرف کیا جائے۔ ان دونوں چندوں کے علاوہ بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن شریف اور تعمیر مساجد کے لئے علیحدہ چندہ ادا کیا جاتا ہے۔ اور ان تمام چندوں کا مجموعی بجٹ سال رواں میں ۲۵ لاکھ روپے کے قریب ہے۔ نیز تحریک وقف جدید کا بجٹ اس سال ایک لاکھ روپے سے زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ باقی چندے بھی ہیں۔ ہندوستان کی جماعتوں کا بجٹ مذکورہ بالا بجٹوں کے علاوہ ۳ لاکھ روپے کے قریب ہے۔ پس پاکستان اور ہندوستان کی جماعتیں تخمینۃً ۴۰ لاکھ روپیہ سالانہ خدمت اسلام پر صرف کرتی ہیں۔ اس رقم میں ہندوستان و پاکستان سے باہر کی جماعتوں کا بجٹ شامل نہیں کیا گیا۔ اور وہ بھی لاکھوں پر مشتمل ہے بہرحال یہ مسلک اخذ و قبول کے لائق ہے۔ لیکن محض روپیہ کا فراہم کرنا کافی نہیں ہے۔

(ب) تبلیغ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ باقاعدہ مبلغین تیار کرتی ہے۔ جن میں بیرونی ممالک کے لوگ بھی شامل ہیں۔ اور اس طریق پر سال بسال یہ مبلغین تیار ہوتے رہتے ہیں اور دنیا کے گوشے گوشے میں تبلیغ اسلام کرتے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے الفضل میں پڑھتے رہتے ہیں کہ یکے بعد دیگرے مبلغین مختلف ملکوں میں پہونچ رہے ہیں۔

(ج) ان مبلغین کی قربانی اور جانفشانی کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ اکثر ایسے ہیں جو مدت دراز تک اپنے اہل و عیال سے علیحدہ رہ کر نہایت قلیل گزارے پر اپنے فرائض منصبی کو انجام دیتے ہیں۔ ایسے بھی ہیں جو ان فرائض کو انجام دیتے ہوئے غیر ملکوں میں فوت ہو گئے کسی کا مشہد افغانستان میں ہے۔ کسی کا مرقد ایران میں۔ کسی کا مدفن ماریشس میں کسی کا مزار افریقہ میں اور کسی کی آخری خوابگاہ امریکہ میں ہے اور کوئی تبلیغی سفر میں گزشتہ جنگ کے دوران میں جہاز میں سفر کرتا ہوا سمندر کی تہ میں پہنچ کر غریق رحمت ہوا اور کوئی سنگاپور میں واصل بحق ہوا۔ اسی طرح ہمارے کئی مبلغین تبلیغ اسلام کرتے ہوئے دنیا کے مختلف ممالک میں وفات پا گئے۔ اور ان کی تبلیغی کوششیں اللہ تعالیٰ نے قبول کیں۔ اور روز بروز ان قربانیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ ان تبلیغی جانفشانیوں کی مثال خیر القرون کے سوا کسی زمانے میں تیر

پائی جاتی۔ ظاہر ہے کہ یہ مسلک بھی قبول کے لائق ہے۔

۵۔ عیسائیت براعظم افریقہ کو ہڑپ کرنا چاہتی تھی لیکن اب خود عیسائی مشنری معترف ہے کہ جماعت احمدیہ نے افریقہ میں ان کے قدم اکھیڑ دیئے ہیں اسیطرح دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی رفتہ رفتہ اسلام کی تخم ریزی ہو رہی ہے

۸۔ تبلیغی کوششوں کے علاوہ جماعت احمدیہ کی ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے۔ قدر بھر قربانی کرے۔ ۱۹۲۳ء میں آریوں نے تحریک شدھی جاری کی اور لاکھوں آدمی ارتداد کی لپیٹ میں آ گئے اس موقعہ پر جماعت احمدیہ نے جو نمونہ پیش کیا اس کی تفصیل کے لئے ایک کتاب چاہیئے اس کے علاوہ ۱۹۳۲ء میں کشمیر کے مسلمان انتہائی ظلم وستم کا نشانہ بن گئے تھے اور اس موقع پر بھی امام جماعت احمدیہ کی قیادت میں ہندوستان کے مسلمانوں نے متحدہ طریق پر کشمیر کے مسلمانوں کی امداد کی اور یقیناً یہ مسلک بھی پیروی کے قابل ہے

۹۔ مذکورہ بالا قربانی اور جانفشانی پر جماعت احمدیہ کا دارومدار اور بھروسہ نہیں ہے اسلام کی خدمت کے لئے اس سے بدرجہا زیادہ قربانیوں کی ضرورت ہے ہمارا اصل بھروسہ اور قربانیوں کا باعث اللہ تعالیٰ کے وہ وعدے ہیں جو بانی جماعت احمدیہ سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی فتح و نصرت کے لئے فرمائے ورنہ ہم کیا اور ہماری قربانیاں کیا؟ لیکن یہ امر کسی فعال جماعت کے بس کی بات نہیں ہے

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

پس یہ درست ہے کہ ایک فعال جماعت میں جو خوبیاں ہوں انھیں جلد سے جلد اپنانا چاہیئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرماتا ہے

فاستبقوا الخیرات

پس مندرجہ بالا تحریکات اور قربانیاں جو جماعت احمدیہ میں پائی جاتی ہیں اسلام کی خدمت کے لئے ان کا اختیار کرنا ہر عقلمند کے لئے ضروری ہونا چاہیئے اور ہم چاہتے ہیں کہ ہماری مخالفت میں اپنی طاقت صرف کرنے کی بجائے مسلمان تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام کریں ؎

چو میدان فراخ است گوئے بزن

تاکہ اسلام تمام دنیا میں پھیل جائے۔ ہماری جماعت کا نصب العین بالفاظ بانی جماعت احمدیہ اور بتوفیق الٰہی یہ ہے کہ

"نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم" (کشتی نوح)

(۱۰) مندرجہ بالا معروضات سے ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ باوجود ایک قلیل اور غریب جماعت ہونے کے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے مقدور بھر کوشش کرتی ہے لیکن ان قربانیوں اور جانفشانیوں کی وجہ کوئی ظاہری تنظیم یا جتھہ بندی نہیں ہے تنظیمیں تو دنیا میں جابجا پائی جاتی ہیں لیکن جماعت احمدیہ کی تنظیم اور قربانی کا باعث وہ روح اور قوت قدسی ہے جس کا نفخ اور نفاذ ایک مامور من اللہ نے کیا اسلئے کسی فعال جماعت سے ہماری جماعت کا مقابلہ یا موازنہ کرنا درست نہ ہوگا ہمارے نزدیک لازمی ہے کہ اس مامور من اللہ کی آواز پر لبیک کہا جائے تاکہ خدمت اسلام کی توفیق مل سکے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو سکے۔

حق ایں است و حق را نشاید نہفت

اعلان

جماعت احمدیہ کراچی کو ایک کتاب انگریزی۔ "تحفہ شہزادہ ویلز"

(A PRESENT TO H.R.H. THE PRINCE OF WALES)

درکار ہے جس دوست کے پاس ہو اور وہ دینا چاہے تو خاکسار سے قیمت کے متعلق خط و کتابت کرے۔ خاکسار

شیخ رفیع الدین احمد سیکرٹری دی احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن دارالکتب و دارالمطالعہ ۱۹ بندر روڈ کراچی ۱

درخواستہائے دعا

ہمارے ایک واقف زندگی نوجوان عزیز حمید احمد ملک ابن ملک برکت علی صاحب بشارت C.7.H. رام ہجوری روڈ حافظ آباد بعارضہ ٹی بی گلاب دیوی ہسپتال لاہور میں داخل ہیں جملہ احباب سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

میرے بھائی شیخ فیض الرحمٰن صاحب انسپکٹر بیت المال کی اہلیہ صاحبہ دماغی عارضہ سے بیمار ہیں ان کو لاہور مینٹل ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے۔

بزرگان سلسلہ و احباب کرام و درویشان قادیان کی خدمت میں ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(شیخ کلیم الرحمٰن دفتر اصلاح و ارشاد)

مکرم صوفی غلام محمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۲۷ جنوبی کا حلقہ ضلع سرگودھا کا چھوٹا بیٹا بیمار ہے قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو کامل و عاجل صحت دے۔ (وکیل المال)

بقیہ — لیڈر — صفحہ ۲

پس حقیقی طور پر اسی وقت کسی کو مسلمان کہا جائے گا کہ جب اس کی غافلانہ زندگی پر ایک سخت انقلاب وارد ہو کر اس کے نفس امارہ کا نقش ہستی معہ اس کے تمام جذبات کے یکدفعہ مٹ جائے اور پھر اس موت کے بعد محسن للہ ہونے کے نئی زندگی اس میں پیدا ہو جائے اور وہ ایسی پاک زندگی ہو جو اس میں بجز طاعت خالق اور ہمدردی مخلوق کے اور کچھ بھی نہ ہو

خالق کی طاعت اس طرح سے کہ اس کی عزت و جلال اور یگانگت ظاہر کرنے کے لئے بے عزتی اور ذلت قبول کرنے کے لئے مستعد ہو اور اس کی وحدانیت کا نام زندہ کرنے کے لئے ہزاروں موتوں کو قبول کرنے کے لئے طیار ہو اور اسکی فرمانبرداری میں ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کو بخوشی خاطر کاٹ سکے اور اس کے احکام کی عظمت کا پیار اور اس کی رضاجوئی کی پیاس گناہ سے ایسی نفرت دلاوے کہ گویا کھا جانے والی ایک آگ ہے یا ہلاک کرنے والی ایک زہر ہے یا بھسم کر دینے والی ایک بجلی ہے جس سے اپنی تمام قوتوں کے ساتھ بھاگنا چاہیے غرض اس کی مرضی ماننے کے لئے اپنے نفس کی سب مرضیات چھوڑ دے اور اس کے پیوند کے لئے جانکاہ زخموں سے مجروح ہونا قبول کر لے اور اس کے تعلق کا ثبوت دینے کے لئے سب نفسانی تعلقات توڑ دے۔

اور خلق اللہ کی خدمت اس طرح سے کہ جس قدر خلقت کی حاجات ہیں اور جس قدر مختلف وجوہ اور طرق کی راہ سے قسام ازل نے بعض کو بعض کا محتاج کر رکھا ہے ان تمام امور میں محض للہ اپنی حقیقی اور بے غرضانہ اور سچی ہمدردی سے جو اپنے وجود سے صادر ہو سکتی ہے ان کو نفع پہنچاوے اور ہر یک مدد کے محتاج کو اپنی خداداد قوت سے مدد دے اور ان کی دنیا و آخرت دونوں کی اصلاح کے لئے زور لگا دے

مگر یہ للٰہی وقف محض اس صورت میں اسم بامسمیٰ ہوگی کہ جب تمام اعضا للٰہی طاعت کے رنگ سے ایسے رنگ پذیر ہو جائیں کہ گویا وہ ایک الٰہی آلہ ہیں جن کے ذریعہ سے وقتاً فوقتاً افعال الٰہیہ ظہور پذیر ہوتے ہیں یا ایک مصفا آئینہ ہیں جس میں تمام مرضیات الٰہیہ بصفاء تام عکسی طور پر ظہور پکڑتی رہتی ہیں اور جب اس درجہ کاملہ پر للٰہی طاعت و خدمات پہنچ جائیں تو اس صبغۃ اللہ کی برکت سے اس وصف کے انسان کے قویٰ اور جوارح کی نسبت وحدت شہودی کے طور پر یہ کہنا صحیح ہوتا ہے کہ مثلاً یہ آنکھیں خدا تعالیٰ کی آنکھیں اور یہ زبان خدا تعالیٰ کی زبان اور یہ ہاتھ خدا تعالیٰ کے ہاتھ اور یہ کان خدا تعالیٰ کے کان اور یہ پاؤں خدا تعالیٰ کے پاؤں ہیں کیونکہ وہ تمام اعضاء اور قوتیں للٰہی راہوں میں خدا تعالیٰ کے ارادوں سے پر ہو کر اور اس کی خواہشوں کی تصویر بن کر اس لائق ہو جاتی ہیں کہ ان کو اسی کا روپ کہا جاوے وجہ یہ کہ جیسے ایک شخص کے اعضاء پورے طور پر اس کی مرضی اور ارادہ کے تابع ہوتے ہیں ایسا ہی کامل انسان اس درجہ پر پہنچ کر خدا تعالیٰ کی مرضیات اور ارادات سے موافقت تامہ پیدا کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور وحدانیت اور مالکیت اور معبودیت اور اس کی ہر یک مرضی اور خواہش کی بات ایسی ہی اس کو پیاری معلوم ہوتی ہے کہ جیسی خود خدا تعالیٰ کو سو یہ عظیم الشان للٰہی طاعت و خدمت جو پیار اور محبت سے ملی ہوئی اور خلوص اور حنفیت تامہ سے بھری ہوئی ہے یہی اسلام اور اسلام کی حقیقت اور اسلام کا لب لباب ہے جو نفس اور خلق اور ہوا اور ارادہ سے موت حاصل کرنے کے بعد ملتا ہے (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶۰ تا ۶۲)

مڈل پاس طلباء کے لئے ضروری اعلان

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا معیار اب کم از کم دسویں جماعت پاس مقرر ہوا ہے اس کے ساتھ ہی یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ ایسے مستحق اور قابل ذہین طلباء جو آٹھویں جماعت پاس ہوں اور اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے وقف کریں ان کو دو سال کے لئے مندرجہ ذیل شرائط پر تعلیمی امداد دی جائے گی

۱۔ دسویں جماعت پاس کرنے کے بعد ان طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخل کروایا جائیگا تاکہ وہ اپنی تعلیم مکمل کر کے مبلغ بن سکیں۔

۲۔ وظیفہ حاصل کرنے کے لئے طلباء کو ایک انٹرویو بورڈ کے سامنے پیش ہونا ہوگا جو مستحق طلباء کا انتخاب کرے گا۔

۳۔ انتخاب کے بعد طلباء کو تعلیم الاسلام سکنڈری سکول ربوہ میں داخل ہونا ہوگا۔

۴۔ امراء جماعت کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں امتحان مڈل کے بعد ۱۰ یوم کے اندر اندر وکالت تعلیم میں آنی ضروری ہیں۔

خاکسار وکیل التعلیم تحریک جدید

قادیان میں سیرتِ پیشوایانِ مذاہب کا نہایت کامیاب جلسہ

(منقول از ہفت روزہ بدر قادیان)

قادیان ۲۹ اپریل آج جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام وسیع پیمانہ پر سیرت پیشوایان مذاہب کا شاندار جلسہ ۲ بجے سہ پہر سے ۶½ بجے شام تک احمدیہ جلسہ گاہ میں نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔ جلسہ کی صدارت (بھارتی) پنجاب کے ہوم منسٹر جناب پنڈت موہن لال جی نے کی۔ باوجود شدید گرمی کے خاصی تعداد میں چنڈی گڑھ۔ امرتسر۔ گورداسپور۔ دھاریوال بٹالہ اور قادیان کے تعلیم یافتہ معززین نے جلسہ میں شمولیت کی۔ مبلغ سلسلہ مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل جوان دنوں رخصت پر تھے کو خاص طور جلسہ میں شمولیت اور تقریر کے لئے بلایا گیا۔ حسب پروگرام جلسہ میں ـ ـ ـ ـ ـ ـ مختلف مذاہب کے مقررین نے مختلف پیشوایان مذاہب کی سیرت و سوانح اور ان کی روحانی تعلیمات پر لیکچر دئے۔ جسے دو ہزار کے قریب سامعین نے بڑے سکون۔ گہری دلچسپی اور پوری توجہ کے ساتھ سنا۔

جلسہ کا آغاز

صدر جلسہ جناب پنڈت موہن لال جی کے سٹیج پر پہنچنے اور کرسی صدارت پر تشریف فرما ہونے پر تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ جو کہ مکرم حافظ الہ دین صاحب نے کی مختلف انبیاء کے ذکر پر مشتمل منفردہ آیات کی تلاوت کے بعد مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل نے سامعین کی دلچسپی کے لئے ان آیات کا ترجمہ اور مختصر مطلب بیان کیا اور قاری علیم الدین صاحب حیدر آبادی نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی" خوش الحانی سے سنایا بعدہ

خطبہ استقبالیہ:- محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خطبہ استقبالیہ پڑھ کر سنایا جس میں نہایت مؤثر انداز میں جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ اور مناسب موقع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے بعض ایسے حوالہ جات سنائے جن میں دیگر مذاہب کے پیشواؤں کی عزت و احترام کے بارہ میں دلکش تعلیم درج ہے۔ حسب پروگرام پہلے نمبر پر جناب گیانی گوربچن سنگھ صاحب ہیڈ منسٹری گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر نے تقریر کی جس میں آپ نے ادیان مذاہب کی عظمت اور ان کے وجود سے دنیا کو عظیم فائدہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح پر مختصر رنگ میں روشنی ڈالی۔

دوسرے نمبر پر سردار جواہر سنگھ صاحب سابق چیف انجینئر ریٹائرڈ نے

"پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم"

کے عنوان سے بڑی ہی پر لطف تقریر کی۔ جس میں آپ نے بڑی محبت کے انداز میں اسلامی مساوات اخوت اور مہمان نوازی کی خوبیوں کو پیش کر کے پر جوش انداز میں باہمی محبت و الفت کی اپیل کی۔ تقریر کے آخر میں آپ نے احمدیہ جماعت کا خصوصیت سے ذکر کرتے ہوئے کہا کہ خوشی کی بات ہے کہ اسلام میں اس وقت ایک فرقہ موجود ہے جو احمدیوں کا ہے ان کی کوشش ملاحظہ ہو کہ جلسہ پیشوایان مذاہب کے احترام کے لئے ایک اچھی راہ نکالی۔ اس سے ایک ایسا باغ تیار کیا گیا ہے۔ جس سے دلوں کو تسکین اور روح کو راحت حاصل ہوتی ہے۔

بعدہ مکرم ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے قیس مینائی صاحب کی مشہور نظم

شام کنہیا

خوش الحانی سے سنائی۔

تیسری تقریر جناب لالہ پشاوری مل صاحب ایڈووکیٹ گورداسپور کی ہوئی آپ نے شری کرشن جی کی زندگی کے حالات سنائے۔

چوتھے نمبر پر چوہدری سندر سنگھ صاحب ڈپٹی منسٹر پنجاب نے تقریر کرتے ہوئے کہا جتنے بھی پیغمبر آئے سب نے یہی کوشش کی ہے کہ ساری دنیا بھلائی کی طرف چلے اور سب مذاہب محبت کی تعلیم دیتے ہیں۔ ان سب بزرگوں کی تعلیم کی ہمیں پیروی کرنی چاہیئے۔ اور آپس میں محبت کے تعلقات کو بڑھانا چاہیئے۔

پانچویں نمبر پر جناب ڈاکٹر موہن سنگھ صاحب دیوانہ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ ڈی نے تقریر کی۔ آپ نے نہایت سلجھے ہوئے پیرایہ میں دلچسپ تقریر کی۔ اور مختلف مذاہب کی خاص خاص خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے اسلامی اخوت اور مساوات کی تعریف کی۔ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ ہم سب کو اپنی عملی زندگی میں

تمام مذاہب کی مشترکہ اخلاقی قدریں

کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

چھٹے نمبر پر محترم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تقریر ہوئی۔ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کے مشن اور آپ کی سیرت پر ایک برجستہ تقریر فرمائی۔ دوران تقریر میں آپ نے دنیوی لیڈروں اور روحانی ریفارمروں کے انقلابی کام کا بڑے ہی دلنشین انداز میں فرق بیان کیا اور بتایا کہ دنیوی لیڈر ہمیشہ زمانہ کے حالات کے موافق کوشش کرتے اور قوموں کو انقلاب کے لئے تیار کرتے ہیں۔ جبکہ روحانی رہنما نامساعد حالات میں دنیا کے بگڑے ہوئے رجحان کے خلاف ان میں صحت مند انقلاب لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور بڑی ہی مخالفتوں اور نامساعد حالات سے گزر کر آخر کار اپنے نیک مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

محترم مولوی صاحب کی تقریر کے بعد دس منٹ کے لئے پنڈت گورکھ ناتھ صاحب نے تقریر کی

صدارتی تقریر

پھر صدر جلسہ پنڈت موہن لال جی نے باہمی رواداری اور پیشوایان مذاہب کی عزت کے لئے مشترکہ پلیٹ فارم قائم کرنے پر جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور امید ظاہر کی کہ ایسے جلسے ملک میں فرقہ وارانہ مناقشات سے نجات دلانے میں مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

اگلی تقریر من موہن آنند صاحب ایڈووکیٹ گورداسپور نے کی جس میں آپ نے بتایا کہ تمام مذاہب آپس میں محبت۔ الفت کی تعلیم دیتے ہیں۔

اس کے بعد نمائندہ گوردوارہ کمیٹی امرتسر سردار پرکاش سنگھ صاحب ایم۔ اے نے مختصر سی تقریر کی۔ جس میں آپ نے تمام مذاہب کی مشترکہ تعلیم

"سچ"

پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جلسہ کی آخری تقریر مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر کی۔ آپ نے حضور کی حیات طیبہ کے چیدہ چیدہ واقعات اور آپ کی سیرت کے بعض درخشندہ پہلوؤں کو دلنشین انداز میں بیان کیا۔

حضور کی عظیم الشان معجزانہ ترقی اور مقبولیت کو بطور خلاصہ بیان کرتے ہوئے نے کہا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا جھنڈا ہاتھ میں لے کر پہلے میرا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) میدان میں اکیلا نکلا۔ دنیا نے آپ کی مخالفت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اس کو ایسا کامیاب کیا کہ جب داعی حق کی طرف سے آپ کو آخری بلاوا آیا تو سارا عرب آپ کی غلامی کا دم بھرتے ہوئے اسی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے جھنڈے تلے جمع ہو چکا تھا۔ اور آپ کے بعد آپ کی امن و صلح کی تسلیم دی دنیا میں مقبولیت کا درجہ پا گئی

تشکر

جلسہ کا تقریری پروگرام ختم ہوا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے مقررین و سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ اس طرح بڑی کامیابی کے ساتھ ۶½ بجے جلسہ برخواست ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

ٹی پارٹی:- جلسہ سے فراغت کے بعد نصرت گرلز سکول میں مہمانوں کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔

جلسہ کی کامیابی

تقسیم ملک کے بعد اب تک کل کا جلسہ پیشوایان مذاہب مرکز سلسلہ میں پہلا جلسہ ہے جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے شاندار طور پر کامیاب رہا۔ جس میں حاضری، تقریروں کا بلند معیار اور غیر مسلم تعلیم یافتہ اونچے طبقے کی شمولیت ہر لحاظ سے توقع سے زیادہ اور حوصلہ افزا رہی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

دار الافتاء ربوہ

ایک سوال اور اس کا جواب

سوال:- کیا مرغ کی قربانی جائز ہے

جواب:- جب بکرے وغیرہ کی طاقت نہیں تو جو قربانی بصورت صدقہ نذرانہ یا ہدیہ طاقت کے مطابق دی جائے وہی اللہ تعالےٰ کے ہاں قبول ہو گی۔ کیونکہ وہ نیتوں اور مجبوریوں کو دیکھتا ہے۔ صرف واجب قربانی جو بڑی عید پر دی جاتی ہے۔ اس کے متعلق یہ حکم ہے کہ بکرے۔ گائے۔ بھینس۔ اونٹ وغیرہ کی دی جائے۔ اور اگر اس کی طاقت نہیں تو سرے سے قربانی ہی نہ دے۔ کیونکہ اس پر یہ قربانی واجب ہی نہیں۔ اور نہ یہ اس کا مکلف ہے۔

(ناظم دار الافتاء)

"اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما"

روحانی انقباض کا علاج

(فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود)

پس ہر وہ شخص جس نے ایک یا دو یا زیادہ سال تحریک جدید کی قربانی کی توفیق پائی۔ لیکن آج اس کے دل میں انقباض پیدا ہو رہا ہے۔ یا وہ اس بشاشت کو محسوس نہیں کرتا جو گذشتہ یا گذشتہ سے پیوستہ سال میں اس نے محسوس کی تھی۔ اسے ہمارے سامنے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اپنے دوستوں کے سامنے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اپنے ماں باپ اور بیوی بچوں کے سامنے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں بلکہ اسے چاہیئے کہ خلوت کے کسی گوشہ میں خدا تعالیٰ کے سامنے اپنے ماتھے کو زمین پر رکھدے اور جو خلوص بھی اس کے دل میں باقی رہ گیا ہو۔ اس کی مدد سے گریہ وزاری کرے یا کم از کم گریہ وزاری کی شکل بنالے۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور جھک کر کہے کہ اے میرے خدا لوگوں نے بیج بوئے اور ان کے پھل تیار ہونے لگے۔ وہ خوش ہیں کہ ان کے اور ان کی نسلوں کے خاندان کے لئے روحانی باغ تیار ہو رہے ہیں۔ پر اے میرے رب میں دیکھتا ہوں کہ جو بیج میں نے لگایا تھا۔ اس میں سے تو کوئی روئیدگی بھی پیدا نہیں ہوئی۔ نہ معلوم میرے کبر کا کوئی پرندہ اسے کھا گیا ہے یا میری وحشت کا کوئی درندہ اسے پاؤں کے نیچے مسل گیا ہے۔ یا میری کوئی مخفی شامتِ اعمال ایک پتھر بن کر اس پر بیٹھ گئی ہے اور اس میں سے کوئی روئیدگی نکلنے نہ دی۔ اے خدا میں اب کیا کروں کہ جب میرے پاس تھا میں نے صبر احتیاط سے اسے اس طرح خرچ نہ کیا کہ نفع اٹھاتا۔ مگر آج تو میرا دل خالی ہے۔ میرے گھر میں ان کا کوئی دانہ نہیں کہ میں بوؤں۔ اے خدا میرے اس ضائع شدہ بیج کو پھر مہیا کر دے اور میری کھوئی ہوئی متاع ایمان مجھے واپس عطا کر۔ اور اگر میرا ایمان ضائع ہو چکا ہے تو اپنے خزانہ سے اور اپنے ہاتھ سے اپنے اس دھتکارے ہوئے بندہ کو ایک رحمت کا بیج عطا فرما۔ اور میں اور میری نسلیں تیری رحمتوں سے محروم نہ رہ جائیں۔ اور ہمارا قدم ہمارے سچے اور اعلیٰ قربانی کرنے والے بھائیوں کے مقام سے پیچھے ہٹ کر نہ پڑے۔ بلکہ تیرے مقبول بندوں کے کندھوں کے ساتھ ہمارے کندھے ہوں۔ اے خدا ہم ہیں جو اعمال کے زور سے تیرے فضل کو کھینچ لائے۔ پھر ہم کیا کریں کہ ہمارے اعمال بھی اڑ گئے کیا تیرا رحم کیا تیرا بے انتہا رحم غیرت میں نہ آئے گا۔ اور ہم جیسے کچھ بندوں کو بے عمل ہی اپنے فضل کی چادر میں چھپا لے گا۔"

(خاکسار عبد الحق شاکر واقف زندگی تحریک جدید ربوہ)

مساجد کا قیام قوم کیلئے بڑی برکت کا موجب ہوتا ہے

ہمارے محسن آقا حضرت اقدس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری دیتے ہیں کہ جو شخص میرے لئے اس دنیا میں مسجد بناتا ہے۔ میں اس کے لئے آخرت میں گھر بناتا ہوں۔ گویا تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ ہے اور اس کی برکات سے ساری جماعت کو مستفیض کرنے کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ الودود نے عزم صمیم فرمایا ہوا ہے۔ کہ

"ہمیں ہر اہم جگہ پر ہی نہیں ہر جگہ پر مسجدیں بنانی ہوں گی"

اس لئے تعمیر مساجد کے سلسلہ میں سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ الودود کا ارشاد فرمودہ ایک لائحہ عمل بڑی کثرت سے جماعت میں شائع کیا جا چکا ہے۔ اس کے مطابق جملہ افراد جماعت عمل پیرا ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کے وارث بنیں اور یہ نکتہ اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ کہ

"مساجد کا قیام قوم کے لئے بڑی برکت کا موجب ہوتا ہے"

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۱۲ اپریل ۶۲ء کے صفحہ ۶ پر جو فہرست "تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے" شائع ہوئی ہے۔ اس کے شمار ۱۲۲ و شمار ۱۲۳ میں غلطی ہو گئی ہے۔ احباب حسب ذیل درستی فرمالیں۔

(۱۲۲) مکرم مبارک احمد صاحب نذیر بی۔ ایس سی منگلا ڈیم آزاد کشمیر ۔۔ ۔۔ ۵

(۱۲۳) مکرم نعیق احمد صاحب " " " ۔۔ ۔۔ ۵

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم چوہدری رشید احمد صاحب معرفت بھٹی برادرز غلہ منڈی صادق آباد ضلع رحیم یار خان نے لکھا ہے کہ میرے حقیقی چچا میاں دین محمد صاحب تنگی مقیم کوٹ مومن مورخہ ۱۲/۱۵ /۱۱ کو سرگودہا میں فوت ہو گئے ہیں مرحوم کی امانتی رقم جو امانت تحریک جدید ربوہ میں مبلغ ۵۳۲/۱۱/- روپے جمع ہے۔ مرحوم کے ورثاء میں شرعی حصص کے مطابق تقسیم کر دی جائے۔ مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء بتائے گئے ہیں (۱) چوہدری محمد دین صاحب (۲) چوہدری بشیر احمد صاحب (۳) چوہدری نذیر احمد صاحب (۴) چوہدری رشید احمد صاحب (۵) چوہدری منیر احمد صاحب (پسران میاں عزیز الدین صاحب مرحوم برادر میاں دین محمد صاحب مرحوم (۶) ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب (۷) چوہدری عبد الحمید صاحب (۸) چوہدری عبد المجید صاحب پسران میاں محمد جمیل صاحب مرحوم برادر میاں دین محمد صاحب مرحوم۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

شکریہ احباب میرے بھتیجے کے حادثہ ریل میں فوت ہونے پر بہت سے عزیزوں دوستوں اور بزرگوں نے عاجز کو اور عاجز کے بھائی صاحب کو تعزیت کے خطوط لکھے ہیں یا خود تشریف لا کر تعزیت فرمائی ہے میں بوجہ عدیم الفرصتی سب کو جواب دینے سے قاصر ہوں لہذا بذریعہ الفضل اپنے تمام محسنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس غم میں ان کی تعزیت سے ہمیں بہت سہارا ہوا ہے۔ اللہ ان سب کو جزا خیر دے۔ آمین

(خاکسار عبد اللطیف [illegible])

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی ہمشیرہ رحمت بی بی اہلیہ محمد یعقوب صاحب کارکن وکالت تبشیر ربوہ ایک عرصہ سے پیٹ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اور اب گنگارام ہسپتال لاہور میں داخل ہوئی ہیں۔ جہاں عنقریب ان کا اپریشن ہوگا۔ احباب سے اپریشن کی کامیابی اور کامل و عاجل شفا کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد عبد اللہ الجواوی خلافت لائبریری ربوہ)

۲۔ خاکسار کی دادی صاحبہ لمبے عرصے سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ آج کل بہت کمزور ہو چکی ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار عبد الرحیم احمد ملتان کلاتھ ہاؤس ملتان)

۳۔ مکرم شیخ فضل الرحمن صاحب انسپکٹر بیت المال کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ دماغ بیمار ہیں بزرگان سلسلہ۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کی درخواست ہے۔
سید اعجاز احمد شاہ عفی عنہ انسپکٹر بیت المال حلقہ سرگودھا

۴۔ میں قریباً عرصہ دو سال سے مسلسل بیمار چلا آرہا ہوں اب ایک ماہ سے بیماری خطرناک صورت اختیار کرتی جا رہی ہے احباب میری صحت کے لئے دعا فرما کر میری مدد فرماویں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔
محمد اسماعیل گوجرانوالیہ خان کھیوڑہ

۵۔ میری چھوٹی بہن عزیزہ جمیلہ اختر بخار سے بیمار ہے احباب۔ جماعت سے درخواست دعا ہے۔
محمد خضر شہباز احمدی کراچی

۶۔ میں عرصہ تین سال سے بیمار ہوں جملہ احباب اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے۔
(محمد تقی حویلی کابلی مل ڈبی بازار لاہور)

۷۔ (۱) مکرم محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیری بعارضہ امراض قلب وگردہ۔ تین ماہ سے صاحب فراش ہیں ابھی طبیعت پورے طور پر بحال نہیں ہوئی بہت نکاہت ہے (۲) مکرم حکیم ابراہیم عبد اللہ صاحب سابق نائب امیر جماعت احمدیہ بمبئی حال مقیم وینگولہ ضلع رتناگری بعارضہ نزول الماء بیمار ہیں (۳) مکرم امام حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نندگڑھ بعارضہ ضیق النفس بیمار ہیں۔ ان کی کامل و عاجل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (خاکسار حکیم محمد دین عفی عنہ مبلغ انچارج میسور سٹیٹ مقیم شیموگہ)

۸۔ میری آپا جان سر گنگا رام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ڈاکٹری رائے میں پیٹ کا اپریشن ضروری ہے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے (انور علی دار البرکات ربوہ)

۹۔ مکرم ایم رفیق صاحب بھٹی معتمد مجلس خدام الاحمدیہ چک ۹۶ گ ب ضلع لائلپور کا امتحان یکم مئی سے شروع ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۱۰۔ میڈیکل سکول بہاولپور کے فائنل ایئر کا امتحان ۲۱ مئی ۶۲ء کو ہو رہا ہے۔ احمدی طلباء تمام احباب جماعت سے اپنی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں (محمد اکبر افضل مربی سلسلہ بہاولپور)

۱۱۔ میرے خسر شیخ فتح محمد صاحب قلعہ صوبا سنگھ بخار کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ دعا کی درخواست ہے۔
(سعیدہ اختر قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ)

۱۲۔ میرے والد شیخ عبد الواحد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دھرم پورہ لاہور ایک لمبے عرصہ سے عارضہ دل سے بیمار چلے آتے ہیں۔ کل شام پھر ان کو ایک شدید حملہ عارضہ دل کا ہوا ہے۔ درویشان قادیان اور مجاہدین دین اور احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔
(شیخ عبد الشکور زعیم حلقہ دھرم پورہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۱۵۲ :- میں عطاء اللہ ولد اکبر علی صاحب قوم جٹ کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۳/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ماہوار آمد مبلغ -/۴۵ روپے ہے تازیست اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مذکورہ کرتا ہوں آمد کی کمی بیشی ہونے پر باقاعدہ دفتر میں اطلاع دیدیا کروں گا۔

العبد عطاء اللہ موصی بقلم خود نگران بلڈنگ صدر انجمن احمدیہ بذریعہ نظارت امور عامہ۔
گواہ شد چوہدری مسعود احمد دفتر وصیت ربوہ
گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا محلہ دار الصدر ربوہ۔

نمبر ۱۵۷۴۶ :- میں عمر بی بی زوجہ مولوی محمد اسمٰعیل پنشنر قوم سیام پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن اکال گڑھ ڈاکخانہ اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حق مہر مبلغ یک صد روپیہ جو بذمہ خاوند ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو گی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی فقط راقم الحروف محمد اسمٰعیل خاوند موصیہ ۲۷/۵/۶۱۔

الامۃ نشان انگوٹھا عمر بی بی۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل خاوند موصیہ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ۲۸/۵/۶۱۔

نمبر ۱۵۷۹۴ :- میں امۃ الہادی زکیہ زوجہ جمیل احمد اکبر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال نو ماہ تاریخ بیعت پیدائشی ساکن واشنگٹن امریکہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ مئی ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت سامان زیور طلائی پر مشتمل ہے۔ ایک عدد ہالو وزن ۴ ۱/۲ تولہ قیمتی اندازاً پانچ سو پچاسی روپے بالیاں اور کانٹے تین جوڑے وزنی اندازاً تین تولے قیمت ساڑھے چار صد روپیہ انگوٹھیاں طلائی تین عدد وزنی ۱ ۱/۲ تولہ قیمتی اندازاً دو صد روپیہ صرف جس کی کل میزان بارہ سو روپیہ صرف بنتی ہے اسکے علاوہ میرے خاوند جمیل احمد صاحب اکبر کے ذمہ میرا حق مہر اڑھائی ہزار روپے واجب الادا ہے۔ یعنی یہ جملہ جائداد یعنی تین ہزار سات سو روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کرتی ہوں اسکے علاوہ اس وقت میری ماہوار آمد ایک سو روپے ماہوار ہے جو مجھے بطور جیب خرچ میرے خاوند جمیل احمد اکبر دیتے ہیں۔ اسکے علاوہ اگر کوئی مزید آمد کسی وقت ہو گی تو میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کرتی رہوں گی اسی طرح اگر میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ مستقبل میں بنے گی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان حقدار ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہو گی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان حقدار ہو گی۔

الامۃ امۃ الہادی ذکیہ۔ گواہ شد جمیل احمد اکبر خاوند موصیہ۔ گواہ شد غلام یٰسین ولد چوہدری محمد دین صاحب امریکہ مشن۔ گواہ شد خلیل احمد ناصر ولد چوہدری عمر دین صاحب امریکہ مشن۔

نمبر ۱۵۸۴۰ :- میں علی محمد ولد چوہدری سلطان بخش قوم جٹ اکھوال پیشہ کاشتکاری عمر تقریباً ۳۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ احمدیاں ڈاکخانہ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۵/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد اراضی نہری رقبہ اڑھائی گھماؤں واقعہ موضع برہمن والہ چاہ ڈھینگا نوالہ متصل سمرانوالہ ڈاکخانہ بستی رام سنگھ تحصیل و ضلع ملتان میں گورنمنٹ پاکستان کی طرف سے مجھے مستقل الاٹ ہے جسکی موجودہ مالیت تقریباً تین ہزار -/۳۰۰۰ روپے ہے۔ میرا گذارہ سالانہ آمد مبلغ آٹھ صد روپیہ جو کہ موضع کوٹ احمدیاں ضلع حیدر آباد میں اراضی کاشت کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد و آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ کمی بیشی آمد و جائداد کے متعلق اطلاع دیتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو بھی جائداد ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہو گی۔

العبد علی محمد بمقام کوٹ احمدیہ ڈاکخانہ ڈگری معرفت دواخانہ رشیدیہ ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد محمد ابراہیم ولد چوہدری کرم الدین قوم جٹ وینس انسپکٹر وصایا حال کوٹ احمدیاں ضلع تھرپارکر۔ گواہ شد غلام نبی ولد چوہدری مولا بخش صاحب مرحوم ساکن کوٹ احمدیاں صدر جماعت احمدیہ ضلع تھرپارکر سندھ۔

نمبر ۱۶۲۶۱ :- میں غلام بی بی بیوہ سلطان احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۰ء ساکن چک ۱۸۴ نہر مراد ڈاکخانہ حاصل پور ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا خاوند فوت ہو چکا ہے اسکی کل اراضی ۴۴ کیلہ ہے اور اسکے چار بیٹے اور ایک لڑکی اور ایک بیوی (یعنی میں) زندہ موجود ہیں چونکہ میرے بیٹے غیر احمدی ہیں اور سارے گھر میں سے میں اکیلی احمدی ہوں اس لئے میں نے اپنے بیٹوں کے ساتھ فیصلہ کیا ہے کہ مجھے تا زندگی تین صد روپیہ سالانہ دیتے رہیں گے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں اس وقت میرے پاس ڈیڑھ صد روپیہ نقد موجود ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں اگر میری زندگی میں میرے بیٹے احمدی ہو گئے تو جو میری جائداد مرنے کے بعد ثابت ہو اسکا بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہو گی میرے چک مذکور میں اور کوئی احمدی نہیں ہے۔ نزدیک کے چک میں ۱۶۱ نہر مراد ڈاکخانہ حاصل پور کی جماعت کو لکھا جائے کہ وہ مجھ سے سالانہ چندہ وصول کر لیا کریں۔

الامۃ نشان انگوٹھا غلام بی بی گواہ شد مجید احمد چک ۹۶ ج ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور ۲۹/۱۲/۵۸۔ گواہ شد بشیر احمد ولد محمد علی قوم جٹ چک ۹۶ ج ب ضلع لائلپور۔

نمبر ۱۶۲۷۵ :- میں محمد صدیق ولد حاجی جان محمد صاحب قوم جٹ گہلن پیشہ تجارت عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۵۷ء ساکن لکھوکے والہ چک ۳۴ حال پتوکی ڈاکخانہ خاص پتوکی ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں منقولہ جائداد ایک عدد بھینس جسکی قیمت -/۵۰۰ روپے جو میری ملکیت ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت بذریعہ تجارت -/۸۰ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

العبد محمد صدیق ولد حاجی جان محمد صاحب حال آباد منڈی پتوکی۔ گواہ شد شیخ محمد انور ولد شیخ حبیب اللہ سکنہ موہلنوالی تحصیل لاہور۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ۱۴/۷/۶۱

نمبر ۱۶۳۰۷ :- میں الطاف حسین ولد محمد فضل الدین قوم وینس پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت جولائی ۵۹ء ساکن نیا شہر کبیر والا ڈاکخانہ کبیر والا ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اگست ۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے کیونکہ بفضلہ تعالیٰ میرے والدین حیات ہیں میرا گذارہ ماہوار تنخواہ پر ہے جو کہ مجھے واپڈا سے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار ملتی ہے۔ میں اس تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اور میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں کوئی اور جائداد اپنی زندگی میں پیدا کروں یا میری آمد میں کمی بیشی ہو تو اس کی اطلاع بھی میں دفتر بہشتی مقبرہ کو کروں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہو گی اور میری یہ وصیت ہر طرح قائم رہے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

العبد الطاف حسین ولد محمد فضل الدین۔ نیا شہر کبیر والا ضلع ملتان حال نزول ایکسٹینشن واپڈا پاور ہاؤس پیراں غائب ملتان ۱/۸/۶۱۔
گواہ شد سلطان احمد انسپکٹر بیت المال موصی ۶۷۷۶۔ گواہ شد بشارت احمد باجوہ سیکرٹری مال اوورسیر واپڈا پیراں غائب ملتان۔

اہل اسلام
کس طرح ترقی کر سکتے ہیں
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

انتہائی دلآویز پیرائے میں لکھے ہوئے نہایت درجہ سبق آموز اور

دلچسپ واقعات

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معرکۃ الآراء تصنیف "آپ بیتی" کا وہ نادر حصہ جو ابھی تک زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر نہیں آیا تھا آج کل ماہنامہ "انصار اللہ" میں قسط وار شائع ہو رہا ہے اگر آپ انتہائی دلآویز پیرائے میں لکھے ہوئے انسپرنگ، دلچسپ اور نہایت درجہ سبق آموز واقعات کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں تو بلا توقف ماہنامہ "انصار اللہ" کی خریداری قبول فرمائیے۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ واقعات اپنی زندگی کے آخری ایام میں رقم فرمائے تھے "آپ بیتی" کے طبع شدہ سابقہ مجموعہ میں یہ واقعات شامل نہیں ہیں۔ ماہنامہ "انصار اللہ" انہیں پہلی بار قسط وار شائع کرنے کا فخر حاصل کر رہا ہے۔ اب تک ان واقعات کی تین قسطیں شائع ہو چکی ہیں۔ آپ ماہنامہ "انصار اللہ" کی خریداری قبول فرما کر دیگر بلند پایہ روحانی، علمی اور تربیتی مضامین کے ساتھ ساتھ حضرت میر صاحبؓ کے مخصوص طرزِ نگارش میں لکھے ہوئے ان نادر واقعات سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

ماہنامہ "انصار اللہ" عمدہ کاغذ پر اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ ہر ماہ کی ۵ تاریخ کو ربوہ سے شائع ہوتا ہے سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے۔

ترسیل زر کا پتہ:۔ مینیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

جماعتی طور پر وعدوں میں دس فیصدی اضافہ

مکرمی محمد یوسف صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نوابشاہ (سابق سندھ) نے اپنے مکتوب مورخہ ۲۲-۴-۶۲ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں نے خدام الاحمدیہ نوابشاہ سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنے چندہ تحریک جدید میں دس فیصد کا اضافہ کر دیں۔ چنانچہ کل خدام نے بالاتفاق رائے میری اس درخواست کو مدنظر کر لیا۔ لہٰذا بغرض اطلاع تحریر خدمت ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ نوابشاہ کے چندہ تحریک جدید میں دس فیصدی کا مزید اضافہ ہو گیا ہے اور تقریباً پانچ خدام جو اس تحریک میں شامل ہی نہ تھے ان کو نئے سرے سے شامل کیا گیا ہے۔"

دیگر مجالس خدام الاحمدیہ سے بھی درخواست ہے کہ وہ تحریک جدید کی مالی مہم میں منظم طریق سے اضافہ کی سعی فرمائیں اور مرکز کو معین رپورٹ بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں ــ مجلس نوابشاہ نے اپنی مساعی کا اچھا نمونہ پیش کیا ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(مینیجر الفضل)

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیرِ اہتمام

وائی ایم سی اے ہال میں ایک عظیم الشان جلسہ

مورخہ ۱۳ ۵/۶۲ بروز اتوار ۸ بجے صبح تا ۱۱ بجے صبح وائی ایم سی اے ہال لاہور میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہو رہا ہے جس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ فرماویں گے۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری، محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب، مولانا نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ افریقہ اور مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر مبلغ ماریشس بیرونی ممالک میں اسلام کی ترقی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر تقاریر فرمائیں گے۔

(ملک عبداللطیف ستکوہی ناظم مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

اعلان نکاح

اعلان نکاح:۔ میرے بھتیجے عزیزم عنایت اللہ صاحب نعیم کلرک دفتر امورِ عامہ جو میاں احمد بخش صاحب سکنہ ادرحماں ضلع سرگودھا کے بیٹے اور حضرت میاں خدا بخش صاحب مرحوم صحابی کے پوتے ہیں کا نکاح ہمراہ محترمہ آمنہ خالدہ بنت مکرم شیخ فضل احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ سے بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے مسجد مبارک میں بتاریخ ۴ ۵/۶۲ بروز جمعۃ المبارک پڑھا۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد عبداللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ادرحماں ضلع سرگودھا)

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی تیار شدہ

پائیداری اور چمک اور نفاست کیلئے

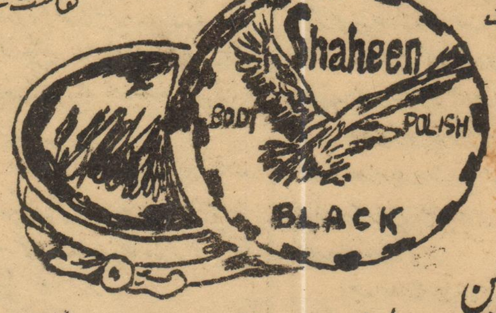

شاہین بوٹ پالش

اپنے شہر کے جنرل مرچنٹ سے طلب کریں!

میلارین

ملیریا کی ایک عجیب، زود اثر دوا

قیمت ــ ایک روپیہ ۵۰ پیسے

تیار کردہ:۔ شفا ہومیو لیبارٹریز ربوہ

درخواستِ دعا

خاکسار کے چار بچے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں باوجود علاج معالجہ کے تاحال آرام نہیں آیا نیز میرا بڑا لڑکا بوجہ علالت ۲۵ دن سے اپنے سکول سے بھی غیر حاضر ہے اور بہت کمزور ہو چکا ہے۔

تمام احباب جماعت اور بالخصوص درویشان قادیان کی خدمت میں انکی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ (مرزا نذیر احمد وقف زندگی ناصر آباد فارم)

ٹائم ٹیبل طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ

ربوہ تا لاہور	ربوہ تا گوجرانوالہ
۴۵ ــ ۴ (۱)	۱۵ ــ ۶ (۱)
۲۰ ــ ۷ (۲)	۱۵ ــ ۱۱ (۲)
۱۵ ــ ۱۰ (۳)	۳۰ ــ ۳ (۳)
۱۵ ــ ۱۲ (۴)	
۲۵ ــ ۳ (۵)	
۱۵ ــ ۶ آخری ٹائم برائے لاہور (۶)	

برائے گوجرانوالہ اور لاہور کے لئے ایڈوانس سیٹیں بک کی جاتی ہیں۔

ہر قسم کی سہولت اور آسانی کا خیال رکھا جاتا ہے۔

(سٹینڈ مینیجر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴